روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 19 جنوری 2006ء 18 ذوالحج 1426 ہجری 19 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 13

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

توبہ استغفار کرنی چاہئے۔بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا کہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے۔ایک تو کسب خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے۔اور دوسرے بُرے کاموں کو کرنے کی قوت۔اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے۔

اور استغفار کے یہی معنے ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے۔انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنے بھی لیے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں۔ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں۔اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے۔عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے۔مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا۔سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔

خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 281)

توبہ کا شکرانہ

حضرت کعب بن مالکؓ غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا۔جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری سچائی کی وجہ سے نجات دی ہے اس لئے میں تا زندگی ہمیشہ سچ بولوں گا۔وہ کہتے ہیں کہ اس عہد کے بعد میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب حدیث نمبر:4066)

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔“ (روزنامہ الفضل 27/اگست 1969ء)

ملازمت کا موقع

ایسے احمدی احباب جو پی ایچ ڈی فزکس سپیشلائزڈ ان Magnetism ہیں۔اور پانچ سالہ ریسرچ کا تجربہ بھی رکھتے ہیں۔بیرون ملک ملازمت کے خواہش مند ہوں ان سے درخواست ہے کہ نظارت تعلیم سے رابطہ کریں یہ ملازمت صرف فزکس کی فیلڈ Magnetism میں تجربہ رکھنے والوں کیلئے ہے۔نظارت ہذا کا ای میل ایڈریس اور فون نمبر درج ذیل ہے۔

ntaleem@fsd.paknet.com.pk

فون نمبر: 047-6212473

(نظارت تعلیم)

دارالصناعہ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں مندرجہ ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔طلباء فوری رابطہ کریں

(1) آٹو مکینک (AM-viii)
(2) آٹو الیکٹریشن (A.E-iii)
(3) جنرل الیکٹریشن (G.E-iV)
(4) ووڈ ورک (WW-ii)
(5) ریفریجریشن ایئر کنڈیشننگ (R.A.C-ii)

کلاسز 10 فروری 2006ء سے شروع ہونگی۔

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا 12:30 بجے دوپہر

داخلہ فارم ادارہ ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

جنہیں مکمل پُر کرنے کے بعد بمعہ 4 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر شناختی کارڈ کی دو عدد کاپیوں رتعلیمی دستاویزات کے ساتھ صدر صاحب حلقہ سے تصدیق کروا کر مورخہ 31 جنوری 2006ء تک ادارہ ہذا میں جمع کروا دیں۔بعد میں موصول ہونے والی اور نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: نشستیں محدود ہیں طلباء فوری رابطہ کریں

(ڈائریکٹر دارالصناعۃ ربوہ)

پرواز تخیل

ایم ٹی اے پر جلسہ قادیان کے مناظر دیکھ کر ایک حسرت زدہ دل کا حضرت مسیح موعود کے سامنے اظہارِ حسرت

آپ ان گلیوں میں گھومے، ان مکانوں میں رہے
جسم دنیا میں رہا خود آسمانوں میں رہے

قسمتوں والوں نے چومے آپ کے نقشِ قدم
اور ہم قسمت کے ماٹھے ناتوانوں میں رہے

ہم شکستہ نیم جانوں کا بھی لے لیجے سلام
مرغِ بسمل کی طرح جو آشیانوں میں رہے

میرے جیسے اور بھی حسرت زدہ ہوں گے کئی
جو بشکل گرد، سارے کاروانوں میں رہے

جو چھکا چھک گاڑیوں کی خواب میں سنتے رہے
جو گزرتی بوگیوں کے پائے دانوں میں رہے

ہم ہیں وہ آنسو جو آنکھوں ہی میں گھٹ کر رہ گئے
ہم ہیں وہ قصے جو بطنِ قصہ خوانوں میں رہے

ہم ہیں وہ پیکاں، ہدف کو جو نہ اپنے چھو سکے
ہم ہیں ایسے تیر جو چسپاں کمانوں میں رہے

ہم ہیں وہ الفاظ جو لب سے ادا نہ ہو سکے
ہم ہیں وہ مفہوم، جو گُم داستانوں میں رہے

ہم مگر ڈش کے سہارے شامل جلسہ ہوئے
آپ کے دست دعا کے سائبانوں میں رہے

لے گیا ہم کو تصور آپ کے دربار میں
آپ کے ہمراہ ہم گزرے زمانوں میں رہے

صبح کی سیروں میں بھی ہم آپ کے ہمراہ تھے
شب کو دستر خوان پر ہم میہمانوں میں رہے

ہم ہوا کے دوش پر ہر رت میں شامل ہو گئے
ہم تخیّل کی بہت اونچی اڑانوں میں رہے

ہم نے بھی بیت الدعا میں جا کے مانگی ہے دعا
ہاتھ پھیلائے ہوئے آزردہ جانوں میں رہے

آپ کے مرقد پہ جا کر آبدیدہ بھی ہوئے
ہم بہشتی مقبرے کے پاسبانوں میں رہے

آپ کے ہمراہ دیکھا عاشقوں کا اک ہجوم
کس قدر خوش بخت تھے جو جانفشانوں میں رہے

روح کے اندر جو واویلے مچے عرشی نہ پوچھ
گو لبوں کو بھینچ کر ہم بے زبانوں میں رہے

میرے مولا میرے پاؤں میں بندھی بیڑی بھی کھول
اور کب تک جان میری امتحانوں میں رہے

ا۔ع۔ ملک

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

یاں ہو رہا ہے حاصل عرفان ذات باری ۔۔۔ بے شک خدا نما ہے یہ قادیاں کا جلسہ

جلسہ سالانہ قادیان۔ تعلق باللہ اور محبت امام کے پاکیزہ نظارے

بیوت الذکر چھلک اٹھیں۔ حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے گھنٹوں انتظار کرتے رہے

عبدالسمیع خان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر افتتاحی خطاب میں فرمایا:۔

قادیان آنے سے متعلق یہ پہلا سفر ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ جب دوبارہ خدا مجھے یہاں لے کے آئے گا اور آئندہ خلفاء کو بھی لے کے آئے گا اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان آئندہ خلفاء کی راہ میری آمد سے ہموار کردی جائے گی یا یہ توفیق کسی اور خلیفہ کو ملے گی۔ لیکن یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس مسیح موعود کو آخرین کا امام بنا کر بھیجا تھا وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا اور ضرور بالآخر خلافت احمدیہ اپنے اس دائمی مقام کو واپس لوٹے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 دسمبر 2005ء)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو جو چیز ہر دوسرے جلسہ اور اجتماع سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کی للّٰہیت اور خدانمائی ہے۔ یہ مجمع خدا کے لئے ہے اور خداتعالیٰ کی عظیم برکات اور نشانات کا جلوہ گاہ ہے۔ اس کا ہر بول، اس کا ہر سانس اور اس کا ہر نظارہ انسان کو خدا کی یاد دلاتا ہے اور اس کے قرب میں آگے بڑھاتا ہے۔

2005ء کا جلسہ سالانہ قادیان ان تمام ارفع مقاصد کا بھرپور خزانہ تھا۔ قادیان تو اپنی ذات میں حق نمائی کا ایک مصفّٰی آئینہ ہے اور پھر جب خدا کا مقدس خلیفہ ہزاروں برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہو تو خوش نصیبی اور خوبیٔ قسمت پر ناز کیوں نہ کیا جائے۔ اس لئے شاملین جلسہ نے اپنے محبوب امام کی سرکردگی میں محبت مولیٰ میں بہت لمبے اور طویل سفر کئے۔ جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو تعلق باللہ کی پاکیزہ خوشبو ہر سمت پھیلتی رہی اور دوسری طرف امام وقت سے فدائیت اور محبت میں نئے اضافے ہوئے۔ یہ مضمون انہی نظاروں کی چند جھلکیاں پیش کرنے کے لئے سپرد قلم کیا جارہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا شوق اور ولولہ محبت الٰہی اور محبت امام کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ حضور جب قادیان تشریف لائے تو بیت المبارک میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ مگر مہمانوں کی تعداد بڑھی تو بیت مبارک خواتین کے لئے مختص کردی گئی اور حضور 21 دسمبر 2005ء سے بیت اقصیٰ میں نمازیں پڑھانے لگتے ہیں۔ بیت اقصیٰ فجر کے وقت نمازیوں سے پُر ہوچکی ہے جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ بیت اقصیٰ کا اندرونی حصہ اور صحن بھر گیا ہے تو احباب کو چھت پر بھیج دیا جاتا ہے۔ اب صحن کی سیڑھیوں کے سامنے والی جگہ بھی ختم ہوگئی ہے۔ احمدیہ مرکزی لائبریری کا برآمدہ اور صحن دفتر محاسب کے ساتھ والی کھلی جگہ چھلک گئی ہے۔ اس کے بعد احباب بیت اقصیٰ کی طرف جانے والی گلیوں میں چادریں اور جائے نماز بچھا لیتے ہیں۔ کئی دفعہ کالا گیٹ یعنی مقامات مقدسہ میں داخلہ کا مرکزی دروازہ بند کردیا گیا تو اس کے باہر صفیں بننی شروع ہوجاتی ہیں۔ جو ایک طرف احمدیہ چوک اور دوسری طرف جامعہ احمدیہ کے انتہائی جنوبی کنارہ تک پہنچ گئی ہیں۔ سخت سردی میں ٹھنڈے فرش پر بعض لوگ بغیر کسی چادر یا کپڑے کے نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ سب کیفیات ان دلوں کے سجدہ ریز ہونے کی مظہر ہیں اور یہی احمدیت اور اس کے جلسہ سالانہ کا مقصود عین ہے۔

یہ کیفیت صرف فجر میں ہی نہیں، ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں میں بھی تھی۔ ایام جلسہ میں حضور ظہر وعصر کی نمازیں تو جلسہ گاہ میں جمع کراتے ہیں اور مغرب وعشاء کی نمازیں بیت اقصیٰ میں ادا کرنے کا پروگرام تھا مگر بعض ایام میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے یہ نمازیں بھی جلسہ گاہ میں پڑھائیں۔

نمازیوں کی کثیر تعداد اور بیت اقصیٰ کی تنگ دامانی کی وجہ سے نظام جلسہ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ احباب اپنی اپنی قیام گاہوں کے علاوہ بیت ناصر آباد، بیت دارالانوار، بیت ننگل، بیت نور، بیت دارالرحمت اور بیت دارالبرکات میں بھی نمازیں ادا کرسکتے ہیں مگر حضور کے پیچھے نماز ادا کرنے کا ذوق احباب کو دور دور سے کھینچ کر لے آتا ہے۔ بعض قیام گاہیں مرکزی علاقہ سے بہت فاصلہ پر تھیں۔ مجھے اسلام آباد کے ایک دوست نے بتایا کہ انہوں نے اس دوری کو معذوری نہیں بننے دیا اور انہوں نے قیام قادیان کے دوران تمام نمازیں حضور کے پیچھے ادا کیں۔

اس ضمن میں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ بیت اقصیٰ کے اندر جگہ لینے کے لئے احباب نماز سے 2,2 گھنٹے پہلے پہنچ جاتے تھے اور عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔

23 تا 30 دسمبر بیت اقصیٰ میں اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی جس کی امامت کی سعادت مختلف احباب کو ملی۔ نماز تہجد قریباً 5 تا 6 بجے ہوتی تھی مگر احباب اس میں شرکت اور اگلی صفوں میں بیٹھنے کے لئے 3 بجے کے قریب پہنچنا شروع ہوجاتے ہیں اور خدا کا گھر آنسوؤں کے تاروں سے جگمگا اٹھتا ہے۔ اکثر احباب پوری باقاعدگی سے اس اجتماعی نماز میں بھی شرکت کرتے رہے ہیں۔ نماز فجر کے بعد مختصر درس القرآن ہوتا تھا جس کے متعلق حضور کا ارشاد تھا کہ حضرت مسیح موعود یا مصلح موعود کی تفسیر پر مشتمل ہو۔ اس عاجز کو بھی ایک دن حضرت مصلح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کر سنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

احباب بڑے ذوق سے یہ درس سنتے ہیں اور اس کے بعد تمام راستے بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں۔ صبح سویرے ہجوم عاشقاں حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک کے اردگرد جمع ہوجاتا ہے اور رحمتوں سے اپنا دامن بھرتا نظر آتا ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آغاز میں حضور معمول کے ساتھ عصر کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ پیدل تشریف لے جاتے۔ احباب حضور کی رہائش گاہ سے لے کر بہشتی مقبرہ کی چاردیواری تک دورویہ قطاروں میں کھڑے ہوجاتے ہیں اور حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے نہایت بے قراری سے انتظار کرتے ہیں۔ حضور ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے تشریف لاتے ہیں۔ نعروں کی گونج سے پتہ لگ جاتا ہے کہ حضور کس طرف سے گزر رہے ہیں۔ تاہم حضور انور نے بہشتی مقبرہ کے اندر نعرے لگانے سے منع فرمادیا تھا۔

اس موقع پر خلافت سے محبت کے ایمان افروز نظارے دکھائی دیئے۔ مرد، عورتیں اور بچے انتہائی سکون اور تنظیم کے ساتھ انتظار کرتے۔ بہتوں کے ہاتھ میں کیمرے ہوتے تھے اور وہ اونچے ہوکر حضور کا دیدار کرنے اور تصویر بنانے کے لئے کوشاں ہوتے۔ صرف حضور چاردیواری کے اندر تشریف لے جاتے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو سب احمدی اجتماعی دعا میں شریک ہوجاتے اور پھر حضور کی واپسی پر پھر وہی منظر دہرائے جاتے۔

بہت سے احباب فجر کی نماز کے بعد بیت اقصیٰ میں قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور یہ منظر بہت ہی بھلا لگتا۔ قیام گاہوں کے قریب سے گزرتے ہوئے بھی کئی اطراف سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی تو دل سرور سے بھر جاتے۔

بیت الدعا تو ہمہ وقت عاشقوں کی بانہوں میں رہا۔ اس میں دعا کی خاطر عورتوں اور مردوں کے اوقات مخصوص کردیئے گئے ہیں اور کثرت ہونے پر منتظمین نے وقت بھی کم کردیا ہے۔ مگر اس میں جانے کے امیدوار لمبی قطاریں لگا کر بعض دفعہ گھنٹوں انتظار کرتے ہیں۔ بیت الدعا سارا دن اور ساری رات آباد رہتا ہے۔ کوئی وقت بھی ایسا نہیں جب اس کا فرش آنسوؤں کی سوغات سے خالی ہو۔ منتظر لوگ اپنی اپنی جگہ پر نوافل پڑھ رہے ہیں۔ دعائیں کررہے ہیں۔ بظاہر خاموشی ہے مگر اندر طوفان مچل رہے ہیں۔ کمرہ کے اندر سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ یہی چیخیں دنیا کے امن وسکون کا ذریعہ بننے والی ہیں۔

بیت الفکر اور سرخی کے چھینٹوں کے نشان والے کمرہ کا بھی یہی حال ہے۔ احباب آتے ہیں اور نذرانہ دل و جان پیش کرکے آنسو پونچھتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں مگر اتنے ہی فگار سینے اور آجاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا اشتیاق بھی دیدنی تھا۔ حضور جب قادیان تشریف لائے تو آغاز میں دفتر میں ملاقاتیں کرتے رہے اور کچھ وقت بھی دیتے رہے مگر حاضری مسلسل بڑھتی ہے تو 24 دسمبر کو حضور بیت اقصیٰ کے اندر تشریف لاتے ہیں اور کئی گھنٹے مسلسل کھڑے ہوکر احباب کو شرف مصافحہ بخشتے ہیں۔ فوٹوگرافر ساتھ ساتھ تصویریں اتارتے ہیں مگر اس سے پیاس تو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور اس کے اردگرد ملاقات کے خواہشمندوں اور اجازت مل جانے والوں کا ایک تانتا بندھا رہتا۔ یہ فیملیز ملاقات کرکے باہر آرہی ہیں۔ بچوں نے ہاتھوں میں پین اور چاکلیٹ پکڑے ہوئے ہیں اور خوشی ان کے انگ انگ سے پھوٹ رہی ہے۔

حضور کی مصروفیات کا عالم بھی عجب ہے۔ مگر ڈاک انتہائی تیزی سے ملاحظہ فرماتے ہیں۔ باہر سے

آنے والی ڈاک کے علاوہ مقامی خطوط بھی بے انتہا ہیں۔ بیسیوں لوگ روزانہ دعا کے خطوط بھی بھیج رہے ہیں۔ حضور کے ساتھ کھینچی ہوئی تصویریں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے عملہ کے کچھ لوگ ڈاک اور تصاویر کی واپسی کے لئے وقف ہیں۔

پاکستان سے 5 ہزار کے لگ بھگ افراد کو قادیان جانے کا موقع ملا مگر اس سے کم از کم 3 گنا لوگ تو سرکاری مصلحتوں کا شکار ہو گئے اور لاکھوں دل اپنے امام کی محبت میں تڑپتے رہے اور تڑپ رہے ہیں۔ ٹیلی ویژن نے کچھ آگ بجھائی مگر اس سے زیادہ بھڑکا دی ہے۔

پاکستان کے علاوہ دنیا کے 54 کے قریب ممالک کے احمدی اپنے دائمی مرکز اور محبوب امام کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے پاک و ہند کے مہجوروں کا خیال کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ حضور امریکہ اور یورپ وغیرہ سے آنے والے احمدیوں سے الگ ملاقات نہیں کر سکیں گے۔

بھارت اور بنگلہ دیش کے دور دراز علاقوں سے پُرخلوص لوگ آئے۔ قادیان تو ایک سرحدی قصبہ اور ملک کے کنارے پر واقع ہے۔ اس لئے جماعتیں بہت دور دراز سے آتی ہیں۔ سفر کی مشقتیں، راستے کے اخراجات سب کے لئے ممکن نہیں مگر یہ تو دل کے جذبوں اور سچے عشق کی باتیں ہیں، جو کشاں کشاں ان کو در محبوب پر لئے آتی ہیں۔

مختلف علاقوں سے آنے والے کتنے ہی نومبائعین ہیں جن کو مخالفین نے گزشتہ سالوں کی طرح مارا پیٹا، قید کیا، محاصرہ کیا اور روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر یہ دل والے کہیں نہایت حوصلہ کے ساتھ علی الاعلان اور کہیں حکمت اور تدبیر کے ساتھ چھپ چھپا کر قادیان آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو واپسی پر کامل خیریت اور سلامتی کے ساتھ لے جائے۔

انتہائی دور افتادہ علاقوں میں مالدیپ کے قریب جزائر سے بھی عشاق آئے جن کا بحری سفر ڈیڑھ دن کا اور ٹرین کا سفر 3 دن کا تھا۔ پھر بس کا 2 گھنٹے کا سفر تھا۔ بعض علاقوں میں اتنی سردی کا تصور بھی نہیں کیا جاتا۔ ان لوگوں کے پاس ٹھنڈ سے بچاؤ کے پورے کپڑے بھی نہیں۔ بعض کو رہائش بھی خیموں میں ملی ہے جو راتوں کو یخ بستہ ہو جاتے ہیں مگر ان کے ایمان کی گرمی ہر برف کو پگھلا دیتی ہے۔ ان سے مل کر اور ان کے حالات سن کر آنکھیں چھلکے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ مگر ان کی آنکھیں خوشی سے دمک رہی ہیں۔ اپنے مرکز اور امام کو دیکھ کر شاداں و فرحاں ہیں۔

اڑیسہ، کیرالہ اور دوسری ریاستوں کے ساتھ ساتھ کشمیری بھی لمبے چغے پہنے نظر آتے ہیں۔ یہ سب لوگ جلسہ کے انتظامات میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ رنگ الگ، زبانیں الگ، تمدن الگ مگر مرکز توحید پر سب اکٹھے ہیں۔

لوگ بھاگلپور سے ایک ہزار کلومیٹر، حیدرآباد، یادگیر اور بنگلور سے اڑھائی ہزار کلومیٹر، کالیکٹ اور Payangadi سے تین ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے قادیان پہنچے ہیں۔

کئی معذور ایسے بھی ہیں جو چلنے پھرنے سے عاری ہیں ان کے ساتھی ان کو وھیل چیئر پر قادیان کی سیر کرا رہے ہیں۔ مصنوعی ٹانگوں والے بھی ہیں جنہوں نے معذوری کو مجبوری نہیں بننے دیا۔ نابینے بھی ہیں۔ ایک سے جب کہا گیا کہ تم حضور کو کیسے دیکھو گے تو اس نے کہا میں ان کی آواز تو سن سکتا ہوں وہ سن کر میرے اندر گرمی آ جائے گی۔ ایسے بزرگ تو کثرت سے ہیں جن کو گھٹنوں کی تکلیف ہے چلنے پھرنے میں دقت ہے مگر خوشی اور مسرت سے اچھلتے پھرتے ہیں۔

جلسہ گاہ میں مجھے دور دراز ریاست کا ایک نہایت بوڑھا احمدی بتا رہا ہے کہ اس کو خدا نے حضور کے خلیفہ بننے کی پہلے ہی اطلاع دے دی تھی اور وہی شکل دکھائی تھی جو وہ آج دیکھ رہا ہے۔ خدا کی قسم ان گدڑیوں میں لعل چھپے ہیں۔ ان کی راہ میں آنکھیں بچھاؤ کہ یہ خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔

چک نمبر 219 فیصل آباد کے 81 سالہ بزرگ عبدالحفیظ صاحب باوجود بیماری اور کمزوری کے قادیان پہنچے ہوئے تھے۔ سفر کی کوفت کی وجہ سے قادیان میں ہی ان کی وفات ہوگئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں ان کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کی سعادت حاصل ہوئی۔

ع
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ایم ٹی اے نے بھی احمدیت پر عجیب دن چڑھایا ہے۔ بیسیوں لوگ جن کی زبان پوری طرح سمجھنی مشکل ہے۔ بر سر راہ ملتے ہیں اور ''آپ کو ایم ٹی اے پر دیکھا'' کہہ کر گلے لگ جاتے ہیں اور چند لمحوں پر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مدتوں کے آشنا ہوں۔ زمین پر یہ توحید کا منظر ہے جو سچی توحید کا لازمی تقاضا ہے۔

جلسہ کے موقع پر بعض لوگوں کو سالوں بعد ملنے کا موقع ملتا ہے۔ کہیں کسی محلّہ یا ضلع کے لوگ اکٹھے ہیں، کہیں کلاس فیلوز کی چائے کی تقریب ہے۔ کہیں پرانی یادیں تازہ کی جا رہی ہیں اور قادیان کی گلیاں اور کوچے، سڑک بازار اور ہوٹل ان پاکیزہ محبتوں کے امین بن گئے ہیں۔

حضور نے پُرمعرفت خطبے دیئے۔ ایمان افروز تقاریر فرمائیں، غیروں کو زندگی بخش پیغام پہنچایا۔ جنازے پڑھائے، نکاحوں کا اعلان کیا۔ عالمی اجتماعی دعائیں کرائیں۔ یہ سب محبت مولیٰ کی شاخوں پر لگنے والے شیریں پھل تھے۔ ہزاروں نے یہ پھل چکھے اور لاکھوں نے محسوس کئے۔ اللہ تعالیٰ اس نعمت کو اور بھی فزوں تر کرتا چلا جائے اور یہ شجر اور زیادہ پھلدار ہوتا جائے۔ آمین

تعارف کتب

حمد و مناجات

نام کتاب: حمد و مناجات
مرتبہ: برکت ناصر ملک
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
سن اشاعت: 2005ء
صفحات: 171

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی صد سالہ جشن تشکر کی مناسبت سے اشاعت کتب کے سلسلہ میں اپنے بنائے ہوئے منصوبے پر استقامت سے عمل پیرا ہے۔ زیر نظر کتاب اس سلسلہ کی 82ویں پیشکش ہے جس میں حمد و مناجات کے موضوع پر احمدی شعراء کے کلام میں سے انتخاب یکجا کر دیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کا حمد باری تعالیٰ پر مشتمل منظوم کلام اپنی مثال آپ اور بے نظیر ہے احمدی شعراء نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے جو شیریں گیت گائے ہیں ان کا ایک ایک شعر دلوں کو گداز اور روحوں کو سرور بخشتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں یکصد احمدی شعراء کا حمد و مناجات پر مشتمل کلام پیش کیا گیا ہے۔ چند اشعار بطور نمونۃً درج ذیل ہیں۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
(حضرت مسیح موعود)

ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الااللہ
ہے درد دل کی دوا لاالٰہ الااللہ
(حضرت مصلح موعود)

زندہ خدا سے دل لگاتے تو خوب تھا
مردہ بتوں سے جان چھڑاتے تو خوب تھا
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

اے شاہ جہاں نور زماں خالق باری
ہر نعمت کونین ترے نام پہ واری
(حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

مری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی ہوں
(حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ)

مرے دلبر، مرے دلدار، گنج بے بہا تم ہو
صنم تو سب ہی ناقص ہیں فقط کامل خدا تم ہو
(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل)

تیری ذات پاک ہے اے خدا تیری شان جل جلالہٗ
تیرے فضل کی نہیں انتہا تیری شان جل جلالہٗ
(حکیم خلیل احمد مونگھیری)

تو صاحب مہر و عطا۔ میں بندۂ سہو و خطا
لاریب تو ہے کبریا۔ بے شک تو ہے رب الوریٰ
(یعقوب امجد)

الٰہی ہر طرف جلووں سے اک محشر بپا کر دے
میری آوارہ نظروں کو حقیقت آشنا کر دے
(عبدالرشید تبسم)

ملجا خداتعالیٰ ماویٰ خداتعالیٰ
کونین میں ہے سب کا مولیٰ خداتعالیٰ
(میر اللہ بخش تسنیم)

سب دکھ اور سکھ کی گھڑیوں میں تجھ کو ہی پکارا مولا بس
ہم دکھیاروں پر لطف کرو کوئی درد کا چارا مولا بس
(مبارک احمد ظفر)

مجھے آزما کے پیارے مرا حوصلہ نہ دیکھو
مجھے دل میں تم بسا لو دیکھو بھلا نہ دیکھو
(سید محمود احمد)

ہر ذرہ میں نمایاں نور کمال تیرا
ہر قطرے میں ہے پنہاں بحر زلال تیرا
(محمد احمد مظہر)

دنیا میں کوئی مجھ سا گناہ گار نہ ہو گا
شرمندہ کوئی مجھ سا خطا کار نہ ہو گا
(ڈاکٹر فہمیدہ منیر)

کرتے ہیں اسی کی حمد و ثنا
یہ شمس و قمر یہ ارض و سما
گلشن، وادی، صحرا، دریا
ہر ایک اسی کا مدح سرا
ہر چیز سے بڑھ کر اس کی رضا
ہے صبر و رضا کا مطلب کیا
بس لا الٰہ الا اللہ
(صاحبزادی امتہ القدوس)

امید ہے ہر شاعر کے دل کی حمد یہ کیفیت کو قارئین بھی اپنے دلی جذبات کی گہرائیوں سے محسوس کریں گے۔ (ع۔س۔خ)

مقبول احمد ظفر صاحب

ایبلا EBLA

عربی زبان کے تمام زبانوں کی ماں ہونے کا ایک جدید ثبوت

حضرت مسیح موعود نے دنیا کی تمام زبانوں کے بارے میں تین نظریات پیش فرمائے۔

1۔ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔

2۔ ان تمام مشترک زبانوں کی ماں یعنی اُم الالسنہ زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں۔

3۔ یہ زبان نہ صرف اُم الاَلسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 130,129)

زبانوں کے باہم اشتراک کے بارے میں بعض محققین و مستشرقین متفق ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود کا یہ نظریہ کہ دنیا کی سب سے پہلی اور سب سے قدیم زبان جو پہلے اس انسان کو جو بولنے کی استعداد تک پہنچ چکا تھا سکھائی گئی وہ عربی ہے اس کو بڑی تضحیک اور حقارت کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے بلکہ عربی کو زبانوں کی قدامت کی لسٹ میں دسویں یا گیارہویں نمبر پر یا اس سے بھی بعد کے نمبروں پر رکھا جاتا ہے۔

تحقیقات کے مطابق زبانوں کے قدیم ترین کتبے اور الواح جو ملی ہیں وہ سُمیری زبان (Sumariun Language) کے ہیں اور یہ کتبے 4000 یا 5000 سال قبل مسیح کے ہیں۔ 1963ء سے 1977ء کے درمیان شام کے شمال مغرب میں ایک پرانی تہذیب کے آثار ملے ہیں جن میں تقریباً 20 ہزار الواح کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ تہذیب 3000 قبل مسیح سے لے کر 2500 قبل مسیح کے زمانہ کی ہے یعنی اس سے ملنے والی الواح یا تحریرات قدامت کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہیں۔ ان الواح کو سمجھنے کے لئے علماء نے جب تحقیقات کیں تو عربی زبان کی ڈکشنریوں اور عربی قواعد سے انہیں سب سے زیادہ مدد ملی یعنی یہ قدیم زبان عربی زبان سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہے اور اسی چیز نے زبانوں کے محققین اور کئی دین کے دشمن محققین میں کھلبلی مچادی کیونکہ اس طرح عربی زبان قدامت کے لحاظ سے سُمیری زبان کے زمانہ کے لگ بھگ یا اس سے بھی پہلے کی زبان ثابت ہو جاتی ہے اور یہی خاکسار کے اس مقالہ کا اہم پہلو ہے۔ یہاں مختصراً قارئین کے لئے Ebla کے حوالے سے درج تین امور کا ذکر کروں گا۔

1۔ Ebla کا محل وقوع۔

2۔ Ebla تہذیب کی ملنے والی اشیاء اور دوسری اہم معلومات۔

3۔ Ebla کا عربی زبان سے گہرا تعلق۔

1۔ Ebla کا محل وقوع

مشرق اوسط کے آثار قدیمہ کے منکشف ہونے کی تاریخ نپولین کے عہد سے لے کر عصر حاضر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس دوران میں مصر، عراق، شام اور ایران کی زمینوں نے اپنے اندر مدفون کئی تہذیبوں کے بارے میں تاریخی خزانے اگل دیئے۔ ان معدوم شدہ تہذیبوں نے جب اپنے آپ کو ظاہر کر دیا تو عقل یہ جان کر حیران رہ گئی کہ کئی قرآنی بیانات ان آثار کے آشکار ہونے سے سچ ثابت ہوئے اور قرآن کے من جانب اللہ ہونے پر مہر صداقت ثبت ہوگئی۔ ان حقائق قرآنی میں سے بعض کا اظہار ایبلا کے آثار سے ہوا۔

شام کے موجودہ دارالحکومت دمشق سے تقریباً چالیس میل دور شہر حلَب (Aleppo) کے جنوب مغرب میں ایک جگہ جس کا موجودہ نام TALL MARDIKK یا TELL MARDIKH ہے سے آثار قدیمہ کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ جنوبی شام، لبنان اور جنوبی میسوپوٹیمیا Mesopotamia جس کا جدید نام عراق ہے کے علاقہ میں رہنے والی اس دور کی ایک بہت ترقی یافتہ تہذیب کے آثار ہیں۔ روم یونیورسٹی سے آرکیالوجی کے ماہرین کی ٹیم نے 1964ء میں Paolo Mathio کی سربراہی میں ان آثار کو دریافت کیا۔ 1964ء سے لے کر 1975ء کے عرصہ میں ان آثار کی کھدائیوں کے نتیجہ میں بہت سی تاریخی باتیں سامنے آئیں۔ ان آثار کی جب مزید تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ ایک سلطنت تھی جس کی آبادی کم وبیش تین لاکھ کے قریب تھی اور اس کا دارالحکومت Ebla نامی ایک عظیم الشان شہر تھا۔

2۔ Ebla تہذیب سے ملنے والی اشیاء اور دوسری اہم معلومات

1۔ ان آثار قدیمہ کی تحقیقات کے بعد یہ پتا چلتا ہے کہ اس سلطنت نے پانچ بادشاہوں کا زمانہ دیکھا

2۔ دریائے فرات پر رہنے والی Mari قوم کے خلاف Ebla حکومت نے دو بار جنگ کی اور بالآخر فتح پا کر ان پر اپنا فوجی حکمران مقرر کیا۔

3۔ یہاں بارہ ہزار سرکاری افسر تھے۔

4۔ پانچ ہزار شہروں اور ممالک سے Ebla کے تجارتی روابط تھے۔

5۔ شہر میں ایک شاہی محل تھا اور 17 کے قریب اس سلطنت کی سٹیٹس یا صوبے تھے جن پر مقرر کئے گئے گورنر حکمرانی کرتے تھے۔

6۔ اس شہر میں ایک عظیم الشان لائبریری تھی۔

7۔ وقائع نویس شب و روز سٹیٹ کے حسابات قلمبند کرتے، معاہدے لکھے جاتے اور حالات و واقعات ضبط تحریر میں لائے جاتے۔

8۔ ان آثار قدیمہ سے 20 ہزار تختیاں ملی ہیں جن میں سے تقریبا 3000 کو ابھی تک پڑھا جا سکا ہے۔ یہ الواح خطِ میخی یا پیکانی Cuneiform میں ہیں اور یہی خط اب تک ملنے والا قدیم ترین خط ہے۔

یہ الواح سمیری Sumariun زبان اور ایک مقامی زبان جسے اب ایبلائی زبان Eblait Language کا نام دیا گیا ہے میں ہیں۔

9۔ ایبلا کے آثار میں سمیری اور ایبلا کی زبان کی ڈکشنری ملی ہے جس میں تین ہزار سمیری الفاظ کا ایبلائی بدل دیا گیا ہے۔ اسی طرح انسائیکلوپیڈیا کی طرز پر دستاویز کے آثار ملے ہیں۔ یہ دنیا کی قدیم ترین ڈکشنری ہے اور قدیم ترین انسائیکلوپیڈیا ہے۔

10۔ 2300 قبل مسیح میں Akkadian رولرز نے اس سلطنت پر حملہ کر دیا اور یہاں قبضہ کر کے اس ملک کو تباہ کر دیا اور لائبریریاں جلا دیں

11۔ عاد اور ثمود اور قوم لوط اور بعض انبیاء کے قرآنی اَسماء وغیرہ کے بارے میں بہت ساری قرآنی معلومات کی ان آثار سے تصدیق ہو جاتی ہے۔ مثلاً آثار قدیمہ کی پرانی تختیوں سے صرف ثمود کا نام ملتا تھا اور عاد اور ارم قوموں کے بارے میں کہا جاتا کہ اس نام کی اقوام نہیں گزریں۔ لیکن یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ جب ایبلا کی تختیوں کو پڑھا گیا تو ان میں ثمود، عاد اور ارم تینوں نام تین آبادیوں کے نام کے طور پر مل گئے۔ اس پر ان ایبلائی زبان کی تختیوں کو پڑھنے والا ایک مشہور محقق Pettianto بے اختیار پکار اٹھا کہ ان ناموں کا ذکر تو قرآن مجید میں آتا ہے۔

3۔ عربی زبان کے ساتھ Ebla کا گہرا تعلق

ایبلا میں بولی جانے والی زبان کے بارے میں آثار قدیمہ کے علماء کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ ایک قدیم ترین زبان ہے جس کا تعلق زبانوں کے گروہ ''سامی زبانیں Semitic Languages'' سے ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ شمال مغربی سامی ہے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ زمانہ قدیم میں جنوبی عرب میں جو زبان بولی جاتی تھی یہ اس سے ملتی جلتی زبان ہے۔ بعض اور محققین اس زبان کو عبرانی زبان کے قریب ترین زبان قرار دیتے ہیں لیکن یہ کوئی بھی زبان ہو اس میں بکثرت سومَیری، اکادی اور عربی کے الفاظ کے صیغے موجود ہیں۔

لسانیات کے علماء کا خیال یہ تھا کہ عربی سامی زبانوں کی ماں نہیں ہے بلکہ بعد میں معرض وجود میں آنے والی زبان ہے اور یہ تمام زبانیں ایک بنیادی سامی زبان جسے Proto Semitic کہتے ہیں سے نکلی ہیں اور یہ Proto Semitic معدوم اور گم ہو چکی ہے۔

(Peak's Commentry of the Bible 1963-52ء)

ان ماہرین لسانیات کے مطابق آرامی (Aramaic)، سریانی (Syriac)، کنعانی (Cannanite)، عبرانی (Hebrew)، عربی اور ایتھوپین زبانیں اسی معدوم سامی زبان سے نکلی ہیں لیکن ان علماء کے اس مفروضہ کو ایبلا کے آثار نے مشتبہ کر دیا ہے کیونکہ ایبلا کے ناقابل فہم الفاظ عربی کی مدد سے حل ہو جاتے ہیں۔ مستشرق محققین اس زبان کو عبرانی اور دیگر سامی زبانوں سے مشابہہ تو قرار دیتے ہیں لیکن اسلام دشمنی کی وجہ یا دیگر وجوہات کی وجہ سے اسے عربی سے مشابہہ قرار نہیں دیتے حالانکہ اس زبان کے کئی الفاظ جس مفہوم میں ایبلائی زبان میں استعمال ہوتے تھے اسی مفہوم میں آج بھی عربی میں استعمال ہوتے ہیں جبکہ یہ الفاظ عبرانی یا دیگر زبانوں میں ان مفاہیم میں استعمال نہیں ہوتے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے 3 ہزار سال قبل جبکہ عبرانی کا کوئی وجود بھی نہیں تھا عربی بمعہ اپنے بعض صیغوں کے ایبلا کی زبان میں موجود تھی اور یہ عربی کی قدامت کا منہ بولتا ثبوت ہے

ایبلا نام بھی غور طلب ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب کی تحقیق کے مطابق یہ دراصل عربی کا عبلاء ہے۔ عربی میں اَعْبَل کے معنی سنگ مرمر کی سفید چٹانوں والا پہاڑ اور عبلاء کے معنی چٹان کے ہیں اور یہ اس علاقہ کے پہاڑوں، ان کے پتھروں اور اس علاقہ کے پہاڑی حصوں میں ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ عربی الفاظ بکثرت تعداد میں اس زبان میں پائے جاتے ہیں۔ اب میں اس کی بعض مثالیں پیش کرتا ہوں۔ ایبلا کی تختیوں میں ایک نام انا مالک ملا ہے جس کا مطلب ہے میں بادشاہ ہوں یا میں مالک ہوں۔ اسی طرح ایک نام Ebduni ہے جو دراصل عربی کا ''عَبدُنَا'' ہے یعنی ہمارا غلام۔ بادشاہ کے لئے مالک کا لفظ اور بادشاہ کے مشیروں یا آباء قوم کے لئے ''اَبُو'' کا لفظ جو کہ عربی روٹ اَبٌ سے نکلا ہے استعمال ہوتا تھا۔ اسی طرح ایبلائی مہینوں میں سے ایک مہینہ کا نام Hurmu یعنی حُرمو ہے جو کہ محرم الحرام سے عبارت ہے۔ مذہبی امام یا لیڈر کے لئے ummia کا لفظ استعمال ہوتا تھا جو کہ عربی کے لفظ إمام والے مادے

أ م سے نکلا ہے۔ اس طرح ماں کے لئے ummu یعنی ''اُمُّو'' کا لفظ استعمال ہوتا تھا جو کہ واضح طور عربی کا ''اُمّ '' ہے۔ خوبانی کے لئے ایبلائی زبان میں جو لفظ استعمال کیا جاتا تھا وہ mish mish ہے اور یہی لفظ مِشْمِش آج بھی عربی زبان میں خوبانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

''لکھنے'' کے لئے ایبلا میں ''کتب'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جب کوئی کاتب ایبلا زبان میں کوئی تختی لکھ لیتا تو آخر پر لکھتا ''اِکْتُوب (iktub)'' یہاں اس دلچسپ انکشاف کو لکھنا ضروری ہوگا کہ ایبلا میں بھی عربی کی طرح ''الف'' حروف علت کے قواعد کے مطابق (ی) میں بدل جاتا ہے چنانچہ جہاں ہم اِکتوب کو أَکْتُبُ کی ایک شکل قرار دے سکتے ہیں وہاں اس کو یکتوب (یعنی عربی کا یکتُبُ) بھی پڑھ سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اس کو فلاں کاتب نے لکھا ہے۔ ایک ایسی ہی تختی کے آخر پر اس کے کاتب نے اپنا نام لکھا ہے اور آگے ''اِکتوب'' لکھا ہے۔ وہ عبارت یوں ہے ''تِیرُ الدُّول اِکتوب'' کہ اس تختی کو تیر الدول نامی نے لکھا ہے۔ ''تیر الدول'' میں الف لام کا استعمال بھی عربی طرز ہے۔ اسی طرح ہاتھ کے لئے اِدْأَ کا لفظ ہے جسے یَد بھی پڑھ سکتے ہیں اور یہ عربی کا یَد ہے۔ نبی کے لئے ایبلائی زبان میں نابی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

ایبلا زبان میں کتابت کے کام کو تَدَبِیْرُو کہا جاتا تھا۔ اس لفظ کا روٹ سوائے عبرانی کے کسی قدیم سامی زبان میں نہیں ہے لیکن عبرانی میں د۔ب۔ر کے روٹ میں بات کے بیان کرنے کا مفہوم ہے اور لکھنے کا مفہوم عبرانی زبان کے اس روٹ میں موجود نہیں جبکہ عربی میں د۔ب۔ر کے روٹ میں دیگر اور معانی کے ''لکھنا'' اور ''بات کو بیان کرنا'' یہ دونوں مفاہیم بھی شامل ہیں۔ اس سے علم ہوا کہ عبرانی نے عربی سے اس روٹ میں موجود ایک معنی یعنی بات کو بیان کرنے والے معنی کو تو لے لیا لیکن لکھنے والے مفہوم کو نہیں لیا اور ایبلائی زبان نے اس لکھنے والے مفہوم میں اس روٹ کو استعمال کرلیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عربی اس وقت بھی موجود تھی کیونکہ اس روٹ کے یہ تمام مفاہیم عربی میں موجود ہیں نہ کہ عبرانی میں اور اس طرح عربی عبرانی اور ایبلا سے بھی قدیم زبان ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ ان زبانوں نے اس عربی زبان سے مختلف الفاظ لئے نہ کہ عربی نے ان سے۔

''وہ'' صیغہ مذکر غائب واحد کے لئے ایبلا میں suwa کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور یہ ھُو سے مشابہہ ہے جس کا مطلب ہے ''وہ''۔ ''تم'' صیغہ مذکر مخاطب واحد کے لئے ایبلا میں أنتا کا لفظ ہے جبکہ عربی میں اس مفہوم کے لئے أنت کا لفظ ہے۔ اور مخاطب جمع کے لئے أنتانو کا لفظ ہے۔ ''میرے'' کے مفہوم کے لئے یعنی کسی چیز کو اپنی طرف منسوب کرنے کے لئے ایبلا میں ''ای'' کا لفظ ہے۔ عربی میں اسی طرح اپنی طرف کسی چیز کو منسوب کرنے کے لئے ''ی'' کا استعمال ہوتا ہے اس سے اس چیز کی بولنے والے کی طرف نسبت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے ''کتابی'' یعنی میری کتاب۔ ''تیری'' یا ''تیرے'' کے لئے ka یعنی كَ کا استعمال ہوتا تھا جیسے ama-gal-ka: تیری ماں۔ عربی میں اس مفہوم کے لئے أُمُّكَ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو اس ایبلائی زبان کی ترکیب کے بہت ہی قریب ہیں۔ اسی طرح ایبلا زبان میں بھی عربی کی طرح ka یا ''كَ'' ''کی طرح'' کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ''اور'' کے مفہوم کے لئے ایبلا زبان میں بھی بالکل عربی کی طرح wa یعنی ''وَ'' کا حرف استعمال ہوتا ہے۔ پیدا کرنے والی کیلئے walidatum کا لفظ استعمال ہوتا تھا جو کہ عربی کا وَالِدَۃٌ ہے۔ یہاں قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح اکثر عربی اسماء کے آخر میں تنوین آتی ہے اور جس کی وجہ سے ایسے اسماء کے آخر میں ''ن'' کی آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح ایبلا زبان میں بھی اکثر اسماء کے آخر میں ایک آواز ہے جو ''اُمْ یا um '' کی آواز ہے مثلا ایبلائی میں malikum کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے بادشاہ۔ یہ دراصل مَلِکٌ ہے اور یہ عربی زبان میں اسماء کے آخر میں پیدا ہونے والی تنوین کی آواز um میں بدل گئی۔

عربی زبان میں اکثر مؤنث کلمات کے آخر میں ''ۃ'' آتی ہے۔ ایبلا زبان کے بارے میں بھی یہ دلچسپ بات سامنے آئی کہ اس میں بھی ''ۃ'' تانیث کی علامت کے طور پر استعمال ہوتی ہے جیسے malikatum یعنی مَلِکَۃٌ جس کا مطلب ہے ملکہ۔ اسی طرح nupustum کا لفظ ''زندگی'' کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جو کہ عربی کے مادہ ''نفس'' کے بہت ہی قریبی شکل ہے۔ اسے ہم آسانی سے نفسۃ پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح عربی ہی کی طرح فعل میں ضمیر مخاطب واحد کے لئے تَ استعمال ہوتا تھا جیسا کہ istamaata تو نے سنا اور یہ لفظ ہو بہو عربی کا اِسْتَمَعْتَ ہے۔

عربی سے مشابہ الفاظ میں سے ایک لفظ hanna ہے یعنی ''احسان کرنا'' یہ لفظ عربی کے مادہ حَنّ سے ہے جو احسان کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک لفظ ebdu ہے یعنی ''غلام یا نوکر'' یہ لفظ عربی کا عَبد ہے جو اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک لفظ bukaru ہے یعنی ''پہلا بچہ'' یہ لفظ عربی کے مادہ ''بکر'' سے ہے جس میں یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔

عربی زبان کی قدامت پر یہ کافی گواہ چند مثالیں ہیں۔ یہ الفاظ جو اس پرانی زبان میں استعمال ہوتے ہیں ان الفاظ کے مادے یا روٹس عربی زبان میں موجود ہیں اور ہر روٹ یا مادہ کلمات کا ایک پورا خاندان رکھتا ہے اور ہر روٹ کئی کئی مفاہیم رکھتا ہے۔ ان روٹس کے ان مفاہیم میں بعض مفاہیم ایبلائی زبان نے لے لئے' بعض مفاہیم عبرانی اور دیگر زبانوں نے لے لئے۔ لیکن عربی زبان میں وہ تمام مفاہیم اکٹھے موجود ہیں۔ یہ چیز ثابت کرتی ہے عربی زبان ہی وہ منبع ہے جس سے باقی زبانوں نے اپنی اپنی بساط کے مطابق استفادہ کیا اور کسی مادہ یا روٹ کا کوئی مفہوم کسی زبان نے لے لیا اور ایک اور دوسرا مفہوم کسی اور زبان نے لے لیا۔

(حوالہ جات:

1-The Archives of Ebla(an Empire Inscribed in clay)by Giovanni Pettinato)

2- National Geographic (December ء1978)

3-Ebla by Chaim Bermant and Micheal Witzman.

4۔عبلا ایک معدوم شدہ تہذیب قرآن حکیم کی صداقت کا ثبوت از شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور 11/اکتوبر 1981ء

5۔ایبلا کے آثار قدیمہ' قرآنی صداقتوں کا انکشاف از شیخ عبدالقادر صاحب۔انصاراللہ جنوری 1991ء۔

6۔ریڈر ڈائجسٹ: جولائی 1980ء مقالہ بعنوان Secrets of a Forgotten Kingdom

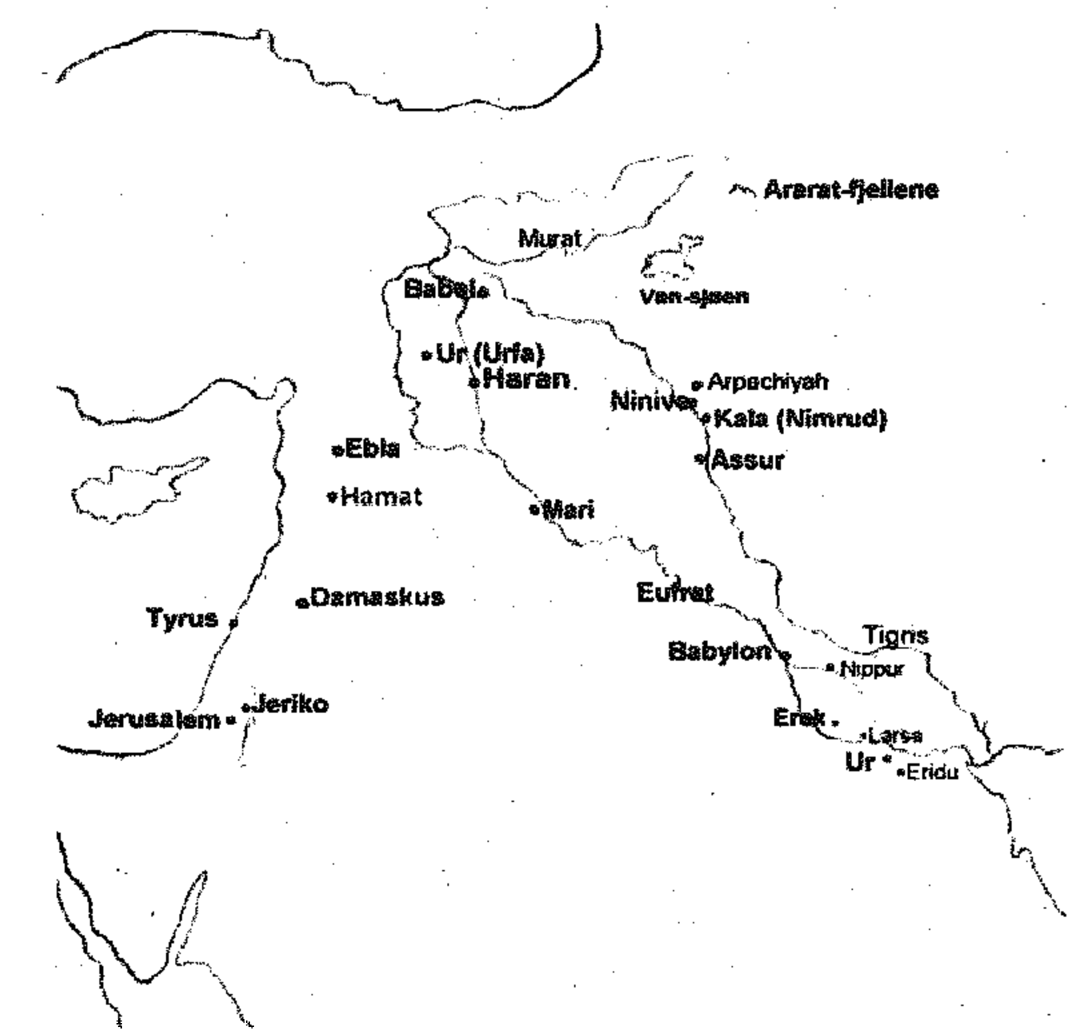

EBLA اوراس کا ماحول

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کی عظمت کے تقاضے

☆سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام کی تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجے میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں“۔ (مطالبات ص 173)

اس ارشاد کی روشنی میں ہر جماعت جائزہ لے کہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5 نومبر 2004ء کو جو تحریک جدید کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہم کہاں تک کامیاب ہو سکے ہیں۔ مالی قربانی کے مطالبہ پر کیا جماعت کی طرف سے وقت کے تقاضے کے مطابق حضور کی خدمت میں وعدے پیش کئے جا چکے ہیں۔ کیا تحریک جدید کی ضرورتوں کے مطابق وعدوں کی رقم مرکز میں بھجوائی جا چکی ہے۔ ان امور پر غور کر کے جہاں بھی کمی نظر آئے جماعتوں کو تلافی مافات کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بروقت لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آف گجرات تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر فاتح الدین احمد صاحب گجرات کو مورخہ 5 دسمبر 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام نعمانہ فاتح عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولودہ خاکسار کی پہلی پوتی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب سیکرٹری مال ڈھپئی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت وسلامتی، نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی (ب) ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری پیاری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ منور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 12 جنوری 2006ء بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی دن بیت مبارک میں بعد نماز ظہر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ خاکسار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس صدمہ پر ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور مرحومہ کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ سند

مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی B.A کی سند پہلی رمضان المبارک کو جب خاکسار اپنا پاسپورٹ جلسہ سالانہ قادیان کیلئے جمع کروانے ربوہ آیا تھا۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں کہیں گم ہو گئی ہے۔ سند کے ساتھ ویزا فارم وغیرہ بھی تھے جو سب خاکی لفافے میں تھے۔ جس کسی کو ملے وہ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب کارکن دفتر الفضل کو پہنچا دیں۔ شکریہ

درخواست دعا

مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ کو گرنے سے ٹانگ میں فریکچر آیا ہے۔ ان کا یاسین میموریل ہسپتال فیصل آباد میں آپریشن ہوا ہے۔ ٹانگ میں پلیٹس لگا دی گئی ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سلطان محمود ناصر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے خسر مکرم عبداللطیف صاحب بھٹی آف کوئٹہ جلسہ سالانہ قادیان پر گئے اور وہاں پر بیمار ہو گئے اب اکرم ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں آکسیجن لگی ہوئی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ہدایات برائے موصیان وورثاء موصیان

☆موصی/موصیہ کی وفات کی صورت میں فوراً دفتر وصیت کو اطلاع دی جائے۔ موصی/موصیہ کا نام ولدیت/زوجیت اور وصیت نمبر سے ضرور مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ موصی کی وفات کتنے بجے ہوئی اور وفات کا سبب کیا تھا؟

☆موصی/موصیہ کی میت کو لے کر ربوہ کب پہنچیں گے اور کتنے احباب وخواتین ان کے ہمراہ ہوں گے۔؟

☆اگر فیکس کی سہولت موجود ہو تو محترم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ موصی کی آمد کا حساب اور جائیداد کی تفصیل اور حصہ جائیداد کی ادائیگی سے متعلق رپورٹ دفتر وصیت ربوہ کو فیکس کر دی جائے تا کہ جنازہ پہنچنے سے قبل دفتری کارروائی مکمل ہو سکے۔ دفتر وصیت کیلئے فیکس نمبر 047-6212398 (نظارت علیاء) استعمال کریں۔

☆اگر ورثاء میں سے ایک فرد جنازہ سے پہلے دفتر وصیت پہنچ جائے تو جنازہ پہنچنے سے قبل تدفین کی اجازت حاصل کر لی جائے۔

☆دفتر وصیت کے فون نمبر حسب ذیل ہیں۔

موبائل نمبر 0300-8103782 دفتر وصیت
047-6212969 بہشتی مقبرہ 047-6212976

دارالضیافت کے فون نمبرز بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

047-6213938/047-6212479

☆جو وفات حادثہ سے ہو یا پولیس کارروائی کا امکان ہو تو ایسی میت کو عارضی طور پر امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

☆ایسا موصی/موصیہ جس کی وصیت ابھی منظوری کے مراحل میں ہے اگر فوت ہو جائے تو اس کی نعش دفتر وصیت سے رابطہ اور مشورہ کرنے کے بعد ہی ربوہ لائی جائے۔

تابوت کا سائز: چوڑائی 1.5 فٹ اونچائی 1.25 فٹ اور لمبائی 6.5 فٹ مقرر ہے۔

☆دور دراز سے آنے والی میت کا امکان ہوتا ہے کہ موسم کی شدت کی وجہ سے خراب ہو جائے ایسی صورت میں موصی کی آمد و جائیداد اور مزید ترکہ کی بابت رپورٹ مقامی صدر/سیکرٹری صاحب مال کی تصدیق کے ساتھ ضرور فیکس کر دی جائے تا کہ میت کے پہنچنے سے پہلے موصی کے حساب کو مکمل کر کے بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔

☆بعض لواحقین موصیان کی عمر کے بارہ میں اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اتنی عمر ہے۔ دفتر وصیت موصی کے وصیت فارم کے مطابق عمر نوٹ کرتا ہے اگر عمر میں غیر معمولی کمی و بیشی ہو تو برتھ سرٹیفکیٹ یا شناختی کارڈ کی کاپی دفتر کو فراہم کی جانی لازمی ہے ورنہ دفتری ریکارڈ میں عمر تبدیل نہیں ہوتی۔

☆بعض احباب موصی/موصیہ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ طلب کرتے ہیں، ڈیتھ سرٹیفکیٹ تو ہسپتال یا ٹاؤن کمیٹی سے بنتا ہے دفتر وصیت صرف تصدیق دیتا ہے لیکن اس کیلئے بھی ضروری ہے کہ موصی کے ورثاء میں سے کسی کی درخواست ہو جو صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آئے۔

☆امانتاً تدفین کے وقت کوشش کی جائے کہ تابوت لکڑی کا ہو (چپ بورڈ وغیرہ کا نہ ہو) تا کہ چھ ماہ بعد جب تابوت نکالا جائے تو بہتر حالت میں ہو اگر مجبوراً چپ بورڈ کا ہو تو تابوت کو پلاسٹک شیٹ میں لپیٹ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔

نوٹ ان ہدایات سے عہدیداران وصدران احباب جماعت کو بھی مطلع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تم اس وصیت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ

29 دسمبر 1905ء کو حضرت مسیح موعود نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

اب میں پھر یہ ذکر کر کے اس کو ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جہاں میری وفات کی خبر دی ہے یہ بھی فرمایا ہے لانبقی لک (-) جو مامور ہو کر آتا ہے۔ بڑا اعتراض عقلمندوں کا یہ ہوتا ہے کہ وہ مر گیا کام کیا کیا؟ یہ مہذب لوگ کہتے ہیں کہ اتنا بڑا دعویٰ کیا تھا کہ کسر صلیب ہوگا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ مگر اب خامی کی حالت میں چلے گئے۔ اس میں اللہ تعالیٰ پیشگوئی فرماتا ہے۔ لانبقی لک من المخزیات ذکراً۔ اور سچے آدمی کو غم بھی یہی ہوتا ہے۔...... غرض اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں بشارت دی ہے گویا اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب سنو! جبکہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے تو یہ ہو کر رہے گا۔ تمہیں مفت کا ثواب ہے پس تم اس وصیت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ وہ قادر خدا جس نے پیدا کیا ہے دنیا اور آخرت کی مرادیں دے دے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 673)

ربوہ میں پہلا شادی ہال
گوندل بینکوئیٹ ہال
اینڈ موبائل کیٹرنگ
بکنگ جاری ہے
گولبازار ربوہ
047-6212758
047-6212265
0300-7704354
0333-6569259
0333-6508342

ملکی اخبارات سے خبریں

فروری سے بھاشا ڈیم کی تعمیر کا اعلان

صدر جنرل مشرف نے قوم سے خطاب میں فروری کے پہلے ہفتے میں بھاشا اور منڈا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کا اعلان کیا اور کہا ہے کہ 2016ء تک تمام بڑے ڈیمز بنا لئے جائیں گے۔ انہوں نے این ایف سی ایوارڈ میں صوبوں کا حصہ 42.7 فیصد سے بڑھا کر 45.33 فیصد کرنے کا اعلان بھی کیا۔ صدر نے کہا صوبوں کی جانب سے وفاق سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ انہیں 42.7 سے بڑھا کر 50 فیصد فنڈز دیئے جائیں۔ صدر نے آبی ذخائر کی تعمیر پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے۔ انہوں نے ورلڈ بینک کی رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان کی معیشت کا انحصار پانی پر ہے۔ جو پانی کی کمی کی وجہ سے خشک ہو رہی ہے۔ صدر نے کہا کہ فروری میں بھاشا ڈیم اور پھر منڈا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا اب وقت آ گیا ہے کہ فیصلے کریں اور ایکشن لیں، ڈیمز کی تعمیر میں تاخیر خودکشی ہو گی جو میں ہرگز نہیں کرنے دوں گا۔ انہوں نے کہا 2016ء تک کالا باغ، اکوڑی اور کرم تنگی ڈیم بن جانے چاہئیں۔ گزشتہ تیس برس سے ہم کوئی آبی ذخیرہ نہیں بنا سکے۔

پاکستان کی طرف سے اسلحہ سے پاک زون قائم کرنے کی تجاویز

پاکستان اور بھارت کے درمیان اعتماد سازی پر مذاکرات کے تیسرے دور کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ مزید مذاکرات کل ہونگے۔ نئی دہلی سے پاکستان کی وزارت خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے ایک نجی ٹی وی کو انٹرویو میں بتایا کہ ان مذاکرات میں امن اور سیکیورٹی اور جموں وکشمیر کے معاملات پر بات چیت ہو رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نے اعتماد سازی کیلئے بہت سی نئی تجاویز دی ہیں۔ جن میں بھارت کو ہتھیاروں کی تخفیف اور میزائلوں کے تجربات کے بارے میں پری نوٹیفکیشن میں اب کروز میزائل کو بھی شامل کر لیا جائے کیونکہ دونوں ممالک نے کروز میزائل کے تجربات کر لئے ہیں۔ ہم نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ جنوبی ایشیا کو بیلسٹک میزائلوں سے فری زون قرار دیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نے یہ بھی تجویز دی ہے کہ دونوں ممالک آپس میں بات چیت کریں تاکہ ایک دوسرے کے بارے میں خطرات کے خدشات کو دور کیا جا سکے۔

اپنی سرزمین پر باجوڑ جیسے ایکشن قبول نہیں

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔ لیکن اپنی سرزمین پر باجوڑ جیسے ایکشن قبول نہیں کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے دورہ امریکہ کے دوران وہ یہ مسئلہ اٹھائیں گے۔ سابق امریکی صدر جارج بش سینئر کے ساتھ ملاقات کے بعد وزیراعظم ہاؤس میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات نہایت اہمیت کے حامل ہیں لیکن باجوڑ جیسے واقعات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ افسوسناک واقعہ ہے جس میں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ بے گناہوں کی ہلاکت پر حکومت اور وفاقی کابینہ نے پرزور مذمت کی ہے۔

صنعتی وزرعی تعاون سے معیشت پر اچھے اثرات مرتب ہونگے

وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ پاکستان پنجاب اور بھارتی پنجاب کے درمیان زرعی اور صنعتی میدان میں تعاون سے سماجی ترقی اور معیشت پر اچھے اثرات مرتب ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ فیصل آباد زرعی یونیورسٹی اور پنجاب ایگریکلچرل یونیورسٹی لدھیانہ کے وائس چانسلر آئندہ ماہ ایک ایم او یو پر دستخط کرینگے۔ جس کے تحت زرعی تحقیق اور زراعت کے جدید رجحانات کو فروغ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا دونوں صوبے ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں گے اور باہمی زرعی تعاون سے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ وہ ایوان وزیراعلیٰ میں پنجاب ہریانہ دہلی چیمبر آف کامرس کے چیئرمین سے ملاقات کر رہے تھے۔

وزیراعظم پاکستان کا دورہ امریکہ

وزیراعظم شوکت عزیز کے 17 جنوری سے شروع ہونے والے دورہ امریکہ کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے بطور وزیراعظم یہ ان کا پہلا دورہ امریکہ ہے۔ جو اس وقت دنیا میں جاری دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کا قریبی حلیف سمجھا جاتا ہے۔ امریکی تھنک ٹینک اس دورے کو حلیف ملک کے چیف ایگزیکٹو کے ساتھ بات چیت کا موقع قرار دے رہے ہیں۔ امید ہے شوکت عزیز اپنے مخصوص انداز میں پاکستانی عوام اور موقف کی بھرپور ترجمانی کرینگے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ بابت ترکہ
مکرم رانا مستری فضل احمد صاحب)

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ رانا فضل احمد صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم رانا مستری فضل احمد صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5 بلاک نمبر 39 برقبہ دس مرلے 7.5 مربع فٹ محلّہ دارالرحمت کا نصف حصہ منتقل کردہ ہے۔ یہ حصہ میرے بیٹے مکرم رانا سعید خالد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (اہلیہ)
2۔ مکرمہ سعیدہ اختر صاحبہ۔ (بیٹی)
3۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ۔ (بیٹی)
4۔ محترم رانا سعید خالد صاحب۔ (بیٹا)
5۔ محترم رانا ظفر اقبال صاحب۔ (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار معدے کی درد، بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جچہ صاحب نمائندہ مینیجر توسیع اشاعت الفضل چندہ جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
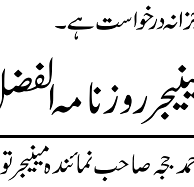
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنیے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610 7142613 7142623
فیکس: 7142093

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جنوری 2005ء	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:32

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
بہتر معیار صحت، بہتر زندگی
پکانے کا خالص کینولہ آئل ولی آئل ملز
خوبیاں یہ جمتا نہیں کولیسٹرول اور ہیک سے پاک
وٹامن ای سے بھرپور صاف شفاف ٹرپل ریفائنڈ شدہ
توانائی بخش۔ کھانوں کی قدرتی لذت کو نکھارتا ہے
-/50 روپے فی لیٹر
دل کے مریضوں کیلئے موزوں ترین
برائے رابطہ 03007715399 0476214799
سمیع اللہ باجوہ۔ عمر مارکیٹ نزد گلشن احمد نرسری ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/60 روپے بڑی -/240 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
047-6212434 Fax:6213966

خوشخبری
ایکسپورٹ کوالٹی لیدر جیکٹ
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں
خان بابا گارمنٹس گولبازار ربوہ
فون: 047-6212233
0300-7716414

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز
سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

C.P.L 29-FD